

وَقَدْ كَرَّمْنَا خَسَنَ ظُورِكُمْ  
سنة ۱۳۳۶ھ

# التحفة الإبراهيمية

## في إعفاء الحية

(جس میں عالم المعنی فاضل لدفعی حضرت مولانا مولوی  
حافظ حاجی مشتاق احمد صاحب چشتی صابری انجمنی  
نے ڈاڑھی منڈوانے کی قباحت اور ڈاڑھی پڑھانے  
کی فضیلت دلائل شرعیہ سے ثابت کی ہے)

معہ حواشی

مولانا مولوی حاجی نور بخش صاحب قلی ایم۔ اے

نوجوانوں کی ہدایت کے لئے

انجمن نعلانیہ ہند لاہور

نقادہم التعظیم سٹیم پریس لاہور میں چھپوایا



# التَّحْفَةُ الْأَبْرَارِيَّةُ

## فِي إِعْفَاءِ اللَّحِيَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد راج كل  
ہمارے مسلمانوں علی الخصوص نوعِ تعلیم یافتوں میں وارثی کا منہ و اما راج  
ہو گیا ہے جس کا سخت افسوس ہے کیونکہ اس کے ناجائز اور حرام ہونے میں  
ذرا شبہ نہیں ہر چند علماء عصر اور فضلاء باخبر اس باب میں مفصل اور مدلل  
تحریرات وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہے ہیں اور اس ناجائز کام سے اپنے  
بھائیوں کو روکتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہی اس سعی کو مشکور فرمائے  
اور ہمارے بھائیوں کو سیدھے راستہ پر لائے مگر بجز چند سعید ازلیوں کے  
جن میں مادہ ہدایت پانے اور خدا تعالیٰ سے ڈرنے کا رکھا ہوا ہے بہت  
کم لے فائدہ اٹھایا ہے۔ لہذا اس باب میں حسبِ استدلال بعض اکاراں جز

۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۲۷۵ھ) اشۃ اللہ (جلد اول ص ۲۲)  
میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ وخلق کردن لہیہ حرام و روش افریغ و ہنود و جو القیان است  
کہ ایشان را قلندریہ گویند و گزاشتن آن بقدر قبضہ واجب است و اگر آفراسنت  
گویند بمعنی طوقہ مسلک درہ بن است یا بچیت آنکہ ثبوت آن بسنت است چنانکہ نماز عید  
را سنت گفتہ اند ۱۲



نے بھی یہ مختصر تحریر قلم بند کی ہے تاکہ جن برادران اسلام کو اس عاجز سے کچھ تعلق ہے یا حسن ظن ہے وہ اسی بڑھکے فائدہ اٹھائیں اور اس ناجائز عمل سے توبہ کریں۔ **فأقول** وارٹھی کے منڈوانے میں ایک قباحت تو یہ ہے کہ مردوں کی مشابہت عورتوں سے پیدا ہو جاتی ہے اور مردوں کو عورتوں سے مشابہت پیدا کرنا ناجائز ہے۔

چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۴ **لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ** رواہ البخاری یعنی خدا کی لعنت ہے اُن مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت پیدا کریں اور لعنت ہے اُن عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں۔

**س ۱۰** ناجائز ہونے کی علت یہ ہے کہ یہ مشابہت تغیر خلق اللہ کے قبیل سے ہے جو حرام ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں حکایت عن الشیطان وارد ہے۔ **وَلَا مَرْتَبَهُ فَلْيَبْتِكُنْ اِذَا نَ الْاَنْعَامِ وَلَا مَرْتَبَهُمْ فَلْيَغْيِرْ خَلْقَ اللَّهِ** (نساء - ع)۔ ترجمہ اور البتہ میں اُن کو سکھاؤں گا۔ پس وہ جانوروں کے کان چیریں گے۔ اور البتہ میں اُن کو سکھاؤں گا۔ پس وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت بدل دیں گے انتہی۔ مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی تفسیر میں تصریح فرمادی ہے کہ تخت (مردوں کی مشابہت عورتوں سے) اور سختی (عورتوں کی مشابہت مردوں سے) ہر دو تغیر خلق اللہ میں مندرج ہیں۔ دیکھو عبارت ذیل (۱) **وقال ابن زید هو التخت واقول** يجب ادخال التحاكات في هذه الآية على هذا القول لان التخت عبارة عن ذكر يشبه الانثى والسحق عبارة عن انثى (بقیہ حاشیہ صفحہ ۳)



اب رہا یہ امر کہ وارثی خاص علامت مردوں کی ہے اس کی بابت حضرت  
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں اللہیت من تمام  
خلق الرجال وبها يتميز الرجال من النساء یعنی وارثی دون  
کی پوری خلقت میں داخل ہے اور اسی سے مردوں کو عورتوں سے

(بقیہ حاشیہ) تشبہ الذکر (تفسیر کبیر للفقہ الرازی المتوفی ۷۱۰ھ)  
(ب) وَلَا مَرْتَهُمْ بتغییر مقتضی العقل الذی فطر اللہ علیہ الخلق وبتخییر  
ظاهر الخلق بالوشم والوصل والخصی تشبیہ الرجال بالنساء والنساء  
بالرجال فلیغیترن خلق اللہ باحد هذه الوجوه التی فیها موالاتی (تبصیر الرحمن)  
وتیسیر المنان للعلامة علی المہاشمی المتوفی ۸۱۰ھ

(ج) وَلَا مَرْتَهُمْ بالتغییر فلیغیترن خلق اللہ عن فجہ صورۃ وشفہ  
ویندرج فیها امور ..... ومنها السحق وهو کونه عبارة عن تشبہ  
الانثی بالذکور من قبیل تغیر خلق اللہ عن وجہہ صفہ و فی الحدیث المرفوع  
اسحاق النساء زنی ینہن وكذا التخنث لما فیہ من تشبہ الذکر بالانثی  
وهو اظهر اللین فی الاعضاء والتکسر فی اللسان الخ (روح البیان للعارف  
باللہ اسماعیل حقی المتوفی ۸۱۰ھ) حدیث شریف سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس  
قسم کی مشابہت کی حرمت کی علت تغیر خلق اللہ ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف (کتاب النیاس  
باب الترجل) میں ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال لعن اللہ الواشحات والمستورات  
والمتمنصات والمتفلمات للحسن المغیرات خلق اللہ الحدیث۔ یعنی حضرت عبد اللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُس نے کہا کہ لعنت کرے اللہ وہ جو صورتی کے لئے گوشت  
وایوں اور گردانے والیوں اور اپنے چہرے پر سے بال منجوانے والیوں اور دانتوں میں تکلف  
فرق دکشا دگی پیدا کرنے والیوں کو جو خلق الہ کے بدلنے والی ہیں الحدیث۔ اس حدیث کی  
شرح میں شیخ عبدالحی دہلوی یوں تحریر فرماتے ہیں۔ توصیف کرد این نسا ورا (بقیہ حاشیہ بعضہ ۸۱۰ھ)



امتیاز ہے۔ پس ڈاڑھی مُنڈوانے سے عورتوں کے ساتھ مشابہت پیدا ہوگی جس پر لعنت کا اطلاق آیا ہے۔ لہذا امور دلعن بننے سے بچیں اور اس ناجائز عمل کو چھوڑیں۔ دوسرے قباحت یہ ہے کہ ڈاڑھی مُنڈوانے سے مشرکین عرب اور مجوس فرق کفار کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہے اور مشابہت

**بقیہ حاشیہ** (بصفتیہ کہ دلالت دارد بر علت حکم و موجب لعن گردد و فرمود المغیرات خلق الله زنانه کہ تغییر دہندہ اند پیدائش خدا تعالیٰ را۔ و علت در حرمت مُنڈ و حلق بچہ و امثال آن نیز یہی است۔ و ازین بالازم نیاید کہ ہر تغییر حرام باشد چہ اپن علت مستقدست۔ علت حرمت نہی شارع است۔ و حکمت در نہی نیست۔ پس حاصل آن باشد کہ شارع بعض تغیرات را مباح گردانید و بعض را حرام (اشتہ اللغات۔ جلد ثالث ص ۱۱۱) علامہ ابن قیم (متوفی ۷۵۰ھ) کتاب اقسام القرآن (مطبوعہ مکہ مشرفہ ص ۱۱۱)

میں مکتومیں۔ و اما شعر اللحية ففيه منافع منها الزينة والوقار والهيبة ولهذا لا يرى على لصبيان والنساء من الهيبة والوقار ما يرى على ذوي اللحى ومنها التمييز بين الرجال والنساء فان قيل لو كان شعر اللحية زينة لكان النساء اولى به من الرجال لما جئتم الى الزينة وكان التمييز يحصل بخلو الرجال منه ولكان اهل الجنة اولى به وقد ثبت انهم جرد من قبل الجوارث النساء لما كن محل الاستمتاع والتقبيل كان الاحسن والاولى خلوهن عن اللحى فان محل الاستمتاع اذا خلا عن الشعر كان اتم ولهذا المعنى والله اعلم كان اهل الجنة مردوا ليكمل استمتاع نساؤهم بهم كما يكمل استمتاعهم بهم وايضا فانه اكشف لما سن الوجوه فان الشعر يستر ما تحنه من البشرة ان يمس بشرة المرأة والله اعلم بحكمته في خلقه انتهى۔ ترجمہ لیکن ڈاڑھی کے بال۔ سوان میں بہت سے فائدے ہیں۔ منجہ ان کے پیہ ہے کہ یہ بال زینت اور وقار اور ہیبت ہیں۔ اسی واسطے بچوں اور عورتوں پر وہ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۵)



بالکفار ممنوع ہے ثبوت اس امر کا کہ دائرہ داری مشرکین عرب اور مجوس کی عادت تھی احادیث میں موجود ہے۔ مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۴ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **دَلَّ خَالِفُوا الْمَشْرُکِیْنَ اَوْ فِرُوا اللّٰحِیَ وَاحْفُوا الشُّوْبَ** متفق علیہ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے حکم دیا ہے کہ مشرکین کے خلاف کیا کرو۔ دائرہ داری بڑھایا کرو اور سوچیں گھٹایا کرو۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس طرح ہے۔ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ جَنُّوْا الشُّوْبَ وَارْخُوا اللّٰحِیَ خَالِفُوا الْمَجُوسَ** یعنی فرمایا حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹو موچھوں کو اور چھوڑو دائرہ داریوں کو مجوس کے خلاف کیا کرو و جانشین

(بقیہ حاشیہ) ہیبت اور وقار دکھائی نہیں دیتا جو دائرہ داریوں پر نظر آتا ہے اور ایک فائدہ یہ ہے کہ ان بالوں سے مردوں اور عورتوں میں تمیز ہو جاتی ہے۔ پس اگر یوں کہا جائے کہ اگر دائرہ داری کے بال زینت ہوتے۔ تو مردوں کی نسبت عورتوں کے لئے ان کا ہونا زیادہ مناسب تھا کیونکہ عورتوں کو زینت کی حاجت ہوتی ہے۔ اور اس صورت میں مرد دائرہ داری نہ ہونے کے سبب عورتوں سے پہچانے جاتے۔ اور اہل جنت کے لئے دائرہ داری کا ہونا اولیٰ ہوتا حالانکہ یہ ثابت ہے کہ ہشتی لوگ بے بال اور بے ریش ہوں گے۔ اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ چونکہ عورتیں استمتاع و تقبیل کا محل ہیں۔ اس لئے اُن کا دائرہ داری سے خالی رہنا احسن و اولیٰ ہے۔ کیونکہ محل استمتاع جب بالوں سے خالی ہو۔ تو استمتاع اتم ہوگا۔ اور اسی مطلب کے لئے واللہ اعلم اہل جنت بے ریش ہونگے۔ تاکہ ان کی عورتوں کا استمتاع اُن سے ایسا کامل ہو جیسا کہ مردوں کا استمتاع عورتوں سے ہوتا ہے اور نیز اس لئے کہ یہ امر چہروں کی خوبیوں کو زیادہ ظاہر کرنے والا ہے کیونکہ بال اپنے نیچے کے بشرہ کو چھپا لیتے ہیں اور عورت کے بشرہ سے مس کیا جانے کو روکتے ہیں۔ واللہ اعلم بحکمۃ فی خلقہ ۱۲



حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر السعادتہ صفحہ ۴۹۳ میں نقل کرتے ہیں میفرمودے جبرؤا الشوارب وارجو اللہی خالفوا المجوس برید بروتہارا و فروہید ریشہارا مخالفت کنید دین آتش پرستان را کہ بر دتہا بگذارند و ریشہا ببرند و تراشند الخ دونوں حدیثوں سے معلوم ہو گیا کہ دائرہی مندرجہ نے اور مومچھوں کے بڑھانے میں مشرکین اور مجوس کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہے اس

بالح علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) بلوغ المآرب فی قص الشوارب (رسائل اثنا عشر للسیوطی مطبوعہ لاہور - ص ۳۳) میں یوں تحریر فرماتے ہیں - اخرج البخاری ومسلم عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما قال خالفوا المشركين او فروا اللہی و احفوا الشوارب قال فی النہایۃ احفاد الشوارب ان یبالغ فی قصہا قال الشیخ ولی الدین العراقي فی شرح سنن ابی داؤد الحکمۃ فی قص الشوارب امر دینی وهو مخالفة شعائر المجوس فی اعفائہ كما ثبت التعلیل بہ فی الصحیح واسر دنیوی و هو تحسین الهيئۃ والتطیف بما يتعلق بہ من الدهن والاشیاء التي تلتصق بالمحل كالعسل والاشربة ونحوها وقد يرجع تحسین الهيئۃ الى الدین ایضا لانه یودی الى قبول قول صاحبه وامتنال امره من ارباب الامر كالسلطان والمفتی والخطیب ونحوهم ولعل فی قوله تعالى وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ اشارة الىها فانه یناسب الامر بما یزید فی هذا کانه قال قد احسن صورکم فلا تشوہوها بما یقبحها وكذا قوله تعالى حکایة عن ابليس وَلا تَمَرَّيْمْ فَلْيَغْيِرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ فان ابقاء ما يشوہ الخلقة تغیر لها لكونه تغیر الحسنها ذکر ذلك كله الشیخ تقي الدین بن دقیق العید (بقہ بعفہ )



مشابہت سے بچنا اور ان کے خلاف کرنا اللہ رسول کا فرمان بردار بننا ہے جسکی  
ہر ایک مومن اور مسلمان کو ضرورت ہے۔  
تیسری بات یہ ہے کہ مرد کا وقار اور اُس کی بڑائی اور عزت ڈاڑھی رکھنے کے  
ساتھ جس قدر ہے وہ ڈاڑھی منڈوانے میں نہیں ہے۔ حضرت حجۃ الاسلام

(بقیہ حاشیہ) فی شرح الامام معنہ انتہی بقدر الحاجة  
ترجمہ بخاری و مسلم نے بروایت ابن عمر نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
مشرکین کے خلاف کرو۔ ڈاڑھی بڑھایا کرو اور موچھوں کو احفاء کرو۔ نہایہ میں ہے  
کہ موچھوں کے احفاء سے مراد یہ ہے کہ ان کے کاٹنے میں مبالغہ کیا جائے۔ شیخ  
ولی الدین عراقی (متوفی ۷۸۵ھ) نے سنن ابی داؤد کی شرح میں لکھا ہے کہ موچھوں  
کے کاٹنے میں حکمت ایک تو امر دینی ہے اور وہ شعار مجوس کی مخالفت ہے جو موچھوں  
کو بڑھاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث صحیح سے یہ تعلیل ثابت ہے۔ اور ایک امر دنیوی ہے  
اور وہ ہیئت کا سنوارنا اور امن کو روغن اور دیگر اشیاء سے جو اپنے محل سے چمٹ  
جاتی ہیں (مثلاً شہد و شربت وغیرہ) پاک رکھنا ہے۔ اور تحسین ہیئت کبھی امر دین  
کی طرف رجوع کرتی ہے کیونکہ اچھی ہیئت والے کا قول ارباب امر مثلاً سلطان مفتی  
و خطیب وغیرہ کے نزدیک مقبول ہوتا ہے اور اس کا کہنا مانا جاتا ہے۔ اور شاید اللہ تعالیٰ  
کے قول وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (اور صورت کھینچی تمہاری پھر  
اچھی بنائی) میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ یہ قول ایک زائد بات کے ساتھ  
حکم دینے کے مناسب ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قَدْ أَحْسَنَ صُورَكُمْ  
فَلَا تَشَوْهَابُ بِمَا يَفْقَهُمُ (البتہ اس نے اچھی بنا میں تمہاری صورتیں۔ پس تم ان کو  
بد شکل نہ بناؤ۔ ایسی چیز کے ساتھ جو ان کو بد نما بنا دے)۔ اور اسی طرح اس  
قول آبی (وَلَا مَرَّتْهُمْ فَلْيُخَيِّرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ) میں بھی جو ابلیس سے حکایت  
ہے شاید اسی امر کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ اُس شے کا (بقیہ حاشیہ صفحہ ۸)



امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں فی اللہیۃ خصال نافعۃ  
منہا تحظیہ الرجل والنظر الیہ بعین العلم والوقار ورفعة  
فی المجالس والاقبال علیہ وتقديمه فی الجماعۃ یعنی داڑھی رکھنے میں  
کئی مفید خصالتیں ہیں۔ داڑھی والے کی تعلیم کجیاتی ہے وقار کی نظر سے

(بقیۃ حاشیہ) کا باقی رکھنا جو خلقت کو بد شکل بنا دے خلقت کا بدل دینا ہے  
اس لئے کہ یہ حسن خلقت کا تغیر ہے۔ اس تمام مضمون کو شیخ تقی الدین بن قتیب العید  
(متوفی سنہ ۷۸۰ھ) نے اپنی کتاب الامام فی احادیث الاحکام کی شرح میں اپنے الفاظ میں  
ذکر کیا ہے انتہی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ (مولود ۱۱۰۵ھ) حجتہ اللہ ابالہ (مطبوعہ مصر جزء  
اول۔ ص ۱۸۸) میں تحریر فرماتے ہیں۔ واللہیۃ ہی الفارقة بین التصغیر والکبری  
وہی جمال الفحول وتماہم ہیئتہم فلا بد من اعفائها وقصھا سنة  
الجوس وفيہ تغیر خلق اللہ ولحوق اہل السودد والکبریاء بالرعا  
ومن طالت شواربہ تعلق الطعام والشراب بہا واجتمع فیہا  
الاوساخ وهو من سنة الجوس وهو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم  
خالفوا المشرکین قضموا الشوارب واعفوا للہی۔ ترجمہ۔ اور داڑھی چبوتے  
اور بڑے میں تمیز کرنے والی ہے۔ اور یہ مردوں کا جمال ہے اور ان کی ہیئت کے کامل  
بنانے والی ہے۔ پس اس کا بڑھانا ضروری ہے اور اس کا کاٹنا آتش پرستوں کا طریقہ ہے  
اور کٹوانے میں اللہ کی پیدائش کا بدل دینا ہے۔ اور سہ داری و بزرگی والوں کا کمینوں  
سے مل جانا ہے۔ جن کی موچیں لمبی ہوتی ہیں کھانے پینے کی چیزیں ان سے چبٹ جاتی ہیں۔  
اور ان میں میل کچل جمع ہو جاتی ہے۔ موچوں کا بڑھانا آتش پرستوں کا طریقہ ہے سیاسی  
واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مشرکین کے خلاف کرو۔ موچیں کٹواؤ  
اور ڈوڑھیاں بڑھاؤ ۱۲ +



اُس کو دیکھا جاتا ہے مجلس میں عزت سے بٹھاتے ہیں اور اُس کی طرف مستوج ہوتے ہیں اُس کو اوروں سے مقدم جانتے ہیں۔

پس دائرہ منہ و اکرون فائدہ دل سے محروم ہونا اور گنہ سر پر لینا عقل کے خلاف ہے جو کتنی بات یہ ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض کفار سے علاوہ ان کے کفر کے خاص اس سبب سے بھی نفرت ظاہر فرمائی کہ انکی دائرہ منہ سی ہوئی اور سوچیں لمبی تحقیق طبقات ابن سعد سے رسالہ احکام الحجی میں نقل کیا ہے کہ جب کسرے کے حکم سے باذان حاکم مین نے دو کافروں کو مدینہ طیبہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا انکی دائرہ منہ سی کٹی ہوئی تھیں اور سوچیں بڑھی ہوئی تھیں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی یہ صورت دیکھ کر ناخوش ہوئے اور فرمایا **وَلَيْكُمَا مَنَ امَرَ كَمَا بِضَدِّاَ لَا رَبَّنَا يَعْنِيَانِ كَيْسَرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنْ رَجُلِي امَرَ مَنِي بِاعْقَاءِ لَحْيَتِي وَقَصْرِ شَوَارِبِي**۔ ترجمہ خرابی ہو تمہارے لئے کہنے تمکو یہ حکم دیا ہے کہا انہوں نے ہمارے رب کسرے نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے تو میرے رب نے دائرہ منہ سی بڑھانے اور سوچیں کروانے کا حکم دیا ہے۔

براہِ اور ان اسلام غور سے اس حدیث اور قصہ کو پڑھ کر حضور سرورِ عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے اخیر میں منضم کیا جائے گا۔ یہاں اسی کے مناسب ایک حدیث پر اکتفا کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ **اخْرَجَ الدَّيْلِيُّ فِي مَسْنَدِ الْفَرْدُوسِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا آلُ مُحَمَّدٍ نَعْنِي لِحَامًا وَنَحْفَى شَوَارِبًا وَانْ أَلْ كَسْرَى يَحْلِقُونَ لِحَامَهُمْ وَيَعْفُونَ شَوَارِبَهُمْ هَذَا يَخَالِفُ لِهَدْيِهِمْ (بلوغ المآرب فی قص الشوارب للسيوطی) ترجمہ دیلمی (منوفی ۹۸۷ھ) نے مسند الفردوس میں (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰)**



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضی سے بچنے کے واسطے اس فعل ناجائز کو قطعاً  
چھوڑ دیں۔

پانچویں بات یہ ہے کہ دائرہ ہی منہ دانا مسجد عاداتِ خبیثہ قوم لوط علیہ السلام  
کے ہے کہ جن کے سبب وہ دنیا ہی میں نزولِ عذاب کے مستحق ہوئے اور ان پر  
پتھروں کا مہینہ برسایا گیا یہاں تک کہ دنیا میں نام و نشان اٹکا باقی نہیں رہا۔

حضرت مولانا تراب علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ ذک الکذاب فی آداب اللہ والشیعہ  
میں بحوالہ بہیقی تحریر فرماتے ہیں: فیج افعال خبیثہ قوم حضرت لوط علیہ السلام علیہ السلام  
بیشود فعل لوند مانند لواطت و ضراط و لعب بطیور و از جلد آہنا خلق لہیم ہم بود  
ہیں اس فعل قبیح از ایجاد قوم حضرت لوط است علیہ السلام مسلماناں را باید کہ در تکبیر  
آن نشوند ستر و نریش از عادات کفار و مشرکین است و در ریش داشتن زینت  
چہ مردان و آرائش ایشان محقق است و در خلق آن ریشی صورت و کرامت منظر انتہی۔

ترجمہ حاشیہ: روایت ابن عمر نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
ہم آل محمد اپنی ذرا حیاں بڑھاتے ہیں اور انہیں سوچیں کھاتے ہیں۔ اور آل کس نے اپنی ذرا  
منہ داتے ہیں اور سوچیں بڑھاتے ہیں۔ ہمارا طریقہ ان کے طریقہ کے خلاف ہے + منہ۔  
امام علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل فرغانی مرغینانی (متوفی ۵۹۳ھ) نے حلقِ مجہد کو  
منہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام موصوف اپنی کتاب ہدایہ (کتاب الحج۔ باب الاحرام)  
میں یوں فرماتے ہیں۔ ولا یخلق ولكن نقص لما روى ان النبي عليه السلام نهى  
عن الخلق وامرهن بالنقص ولان خلق الشعر في حلقها مثله لخلق اللحية  
في حق الرجال۔ ترجمہ اور عورت کو خلق نہ کرے بلکہ نقص کرے اس لئے کہ نبی علیہ السلام نے  
عورتوں کو خلق سے منع فرمایا اور نقص کا حکم دیا اور اس لئے کہ بالوں کا مونڈنا عورت  
کے حق میں منہ ہے۔ جیسا کہ دائرہ ہی مونڈنا مردوں کے حق میں منہ ہے۔



چھٹے یہ کہ منقول ہوا ہے۔ بعض فرشتے اپنی تسبیح میں یہ مضمون ادا کرتے ہیں کہ پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو زینت دی ساتھ ڈاڑھیوں کے اور زینت دی عورتوں کو ساتھ چوٹیوں اور مینڈھیوں کے اس کے متعلق عبارت رسالہ احکام النجی کی سب میں یہ مضمون موجود ہے۔ نقل کیجاتی ہے و مروی است کہ بعض ملائکہ ہاں الفاظ تسبیح کے گویند **سُبْحَانَ مَنْ رَزَقَنَا الرَّحْمَانُ بِاللَّحْمِ وَالنَّسَاءَ بِالْقُرُونِ وَالذَّوْأْنِبِ**۔ یہ حدیث تفسیر روح البیان میں بھی موجود ہے۔ پس اس زینت خدا داد کو زینت نہ سمجھنا بلکہ چہرہ دور کرنا اللہ کریم کی نعمت کو پھینک دینا اور اس کے احسان کو پس پشت ڈال دینا ہے جس میں اس کی کمال ناراضی کا اندیشہ ہے۔ ساتویں انصاف کی آنکھ اور عقل کی بینائی سے دیکھا جاوے تو وضع اسلامی اور طرز معاشرت اہل اسلام دنیا بھر کے دیگر اقوام سے بہتر ہے اُن کی ہر ایک ادا اور میں شرافت اور تواضع۔ خداوند کریم کی فرمانبرداری انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے ساتھ مشابہت اور مناسبت رکھی ہوئی ہے۔

**مع** امام فخر الدین عثمان ازہری الحنفی (متوفی ۵۰۵ھ) تبیین الحقائق مشروح کنز الدقائق (جزء سادس۔ ضلک) میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ والدلیل علی انہما جمال قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان **لِلّٰهِ مَلَائِكَةٌ تَسْبِيحُهُمْ** من زین الرحمن جلال باللحم والنساء بالقرون والذوائب۔ ترجمہ۔ اور اس امر کی دلیل کہ ڈاڑھی زینت ہے۔ حضور علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ اللہ کے بعض فرشتے ہن خن کی تسبیح یہ ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زینت دی مردوں کو ساتھ ڈاڑھیوں کے اور عورتوں کو ساتھ مینڈھیوں اور چوٹیوں کے انتہی ہے۔



انبیاء علیہم السلام اور اولیائے عظام اور خلفائے راشدین اور تمام مومنین صالحین  
سلف سے لیکر خلف تک دائرہ ہی رکھتے چلے آئے ہیں یہی وضع انکی رہی ہے عہد  
نبوت اور خلافت سے آج تک تمام امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ  
اس کی مشرعت پر اور اس کے مسنون و مستحسن ہونے پر اتفاق رکھتے ہیں  
پس اپنی وضع اسلامی کو چھوڑنا اور بدلتا معصیت میں مبتلا ہونا  
خس الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنا ہے۔ و یخوف باللہ من کل  
ایضاً آیۃ الکربال قواصون علی النساء کی تفسیر میں بعض  
مفسرین مردوں کی علامت میں دائرہ ہی کا موجود ہونا نقل کرتے ہیں کہا  
تفسیر ہارک میں وَ هُنَّ رَضَخَاتُ اللَّحَى وَالْعَمَاءُ یعنی مرد و عورت  
جو دائرے والے ہیں اور عمارے سر پر باندھتے ہیں اس سے معلوم ہوا

کہ مردوں کو نصف عورتوں پر جن باتوں میں ہے ان میں یہ نعمت  
بھی ہے کہ خدا نے تعالےٰ نے ان کے چہرہ کو دائرہ ہی سے مزین کیا  
تفسیر کشاف میں اس آیت شریفہ کی تفسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ

۱۔ مشکوٰۃ شریف (کتاب النہاس - باب التعلیل) میں ہے۔ عن زید ابن  
ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یأخذ  
من شاربہ فلیس منا و اہ احمد والترمذی والنسائی۔

ترجمہ۔ حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ جو شخص انچام بچہ کو نہ کٹوائے۔ وہ ہم میں سے نہیں۔ اس حدیث  
کا امام احمد اور ترمذی اور ضائی نے روایت کیا ہے۔ انچہ فلیس منا کے تحت میں علامہ  
زر قانی (متولی ۱۲۳۲ھ) نے شرح مواہب میں لکھا ہے۔ ای لیس علی  
طر یقتنا الاسلامیۃ۔ یعنی وہ ہمارے طریقہ اسلامیہ پر نہیں ہے۔ ۱۲



کہ اگر مرد ڈاڑھی کے بال منڈوائیں اور عورتیں کچھ بال منڈوائیں تو ان پر اصحاب شرعی کیا فرماتے

ملاح فتاویٰ مولانا عبدالحی مرحوم (جلد سوم۔ ص ۱۱۸) میں ہے۔ اور اصحاب  
الاصحاب نے آرد۔ ذکر فی النوازل فی کتاب النکاح مسئلہ ابو بکر  
عن امیرۃ قطعت شعرها قال علیہا ان تستغفر للہ وتغوب  
ولا تقود الی مثلہ قیل فان فعلت ذلک باذن من وجہا قال لا طاعة  
للخلق فی معصیۃ الخالق قیل لہ لہ لا یجوز ذلک لہا قال لانہا  
شبهت نفسہا بالرجال وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
لعن اللہ المتشبیہین من الرجال بالنساء والمتشبیہات من النساء  
بالرجال ولان الشعر للراۃ بمنزلۃ اللحیۃ للرجل فکما لا یحلق  
للرجل ان یقطع لحیۃ فکذلک لا یحلق للراۃ ان تقطع شعرها۔  
ترجمہ۔ امام عربین محمد بن عوض شامی حنفی اصحاب الاصحاب میں بیان فرماتے ہیں  
کہ امام ابو اللیث نصر بن محمد ابراہیم سرقندی حنفی (متوفی ۷۷۰ھ)  
نے اپنی کتاب نوازل فی الفروع (کتاب النکاح) میں ذکر کیا ہے کہ محمد بن  
احمد الاسکاف ابی بکر (متوفی ۳۳۳ھ) سے اس عورت کی بابت سوال  
کیا گیا جو اپنے بال کاٹ دے۔ آپ نے جواب دیا کہ اس عورت پر واجب ہے کہ اللہ  
سے معافی مانگے اور توبہ کرے اور پھر ایسا فعل نہ کرے۔ پوچھا گیا کہ اگر وہ اپنے  
خاوند کی اجازت سے ایسا کرے۔ فرمایا کہ خدا کی نافرمانی میں کسی مخلوق کا کبنا نامنا چاہیے  
پھر پوچھا گیا کہ یہ مسیحی کے لئے جائز کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس  
نے اپنے آپ کو مردوں کے مشابہ بنایا حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "لعنت کر اللہ  
ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرتے ہیں۔ اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت  
پیدا کرتی ہیں" اور نیز اس لئے کہ عورت کے لئے بال ایسے ہیں جیسا کہ ڈاڑھی مرد کے  
لئے۔ پس جس طرح مرد کے لئے جائز نہیں کہ اپنی ڈاڑھی کٹوائے عورت کے لئے  
جائز نہیں کہ اپنے بال کٹوائے۔ ۱۲ \*



میں جب دائرہ ایک قبضہ مشت سے زیادہ ہو تو زائد کے ترشولنے کا  
 مضائقہ نہیں عبارت بلفظ یہ ہے قوله تعالى الرِّجَالُ قَوَّامُونَ  
 عَلَى النِّسَاءِ وَهُمْ أَعْتَابُ النَّحَى وَالْعَمَاءُ شِرْكٌ وَمَنْ أَلِجَتْ  
 النِّتْيُ يَحْتَسِبْ عَلَىٰ أَرْبَابِهَا حُلُقَ لِحَى الرِّجَالِ وَرَأْسُ النِّسَاءِ تَشِيرُهُنَّ  
 بِالرِّجَالِ وَلَا بَأْسَ بِأَخْذِ الزَّائِدِ مِنَ الْقَبْضَةِ مِنَ الْحِجَةِ الْحَم (رسالة  
 احكام الحجی صفحہ ۴۷)

اور آیہ شریفہ وَإِذَا نَسَلُوا ابْنَاهُمْ مِنْ رَبِّهِ بِكَلِمَاتٍ فَاتَمَمَتِ (یعنی  
 جب آزمایا ابراہیم کو رب اُس کے لئے ساتھ کئی باتوں کے پس پڑ گیا انکو)  
 کی تفسیر میں حدیث مریدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
 معلوم ہوا کہ منجملہ اُن باتوں کے جن میں اللہ کریم نے حضرت ابراہیم  
 علیہ السلام کو آزمایا اور بجالانے کا حکم دیا ان میں موچھوں کا کٹوانا اور  
 دائرہ کا بڑھانا بھی ہے حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں عن عائشہ  
 قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر من الفطرة قص  
 الشارب واعفاء اللحية الحز بن معلوم ہوا کہ یہ دونوں عمل یعنی  
 موچھوں کا کٹوانا اور دائرہ کا بڑھانا ایسے بہتم بالشان عمل ہیں کہ  
 نبی اولوالعزم ابراہیم علیہ السلام جیسے انکے بجالانے پر مامور ہوئے۔ اور

کتاب الآثار للامام محمد (مطبوعہ لاہور مع ترجمہ اردو) میں ہے۔  
 محمد قال أخبرنا ابو حنیفہ عن العیثم عن یونس عن ابن عمر ان یونس علی لحيته ثم  
 يقص تحت القبضة قال محمد وباه ناخذ وهو ابو حنیفہ۔ ترجمہ۔  
 کہا امام محمد نے کہ خبر دی ہم کو امام ابو حنیفہ نے کہ عیثم نے ابن عمر سے روایت  
 کی کہ وہ اپنی دائرہ کو مٹھی میں لیتے۔ پھر کاٹتے وہ جو مٹھی سے زیادہ ہو۔ امام  
 محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ۱۲



تیسل کرنے پر خداوند کریم نے اپنی کلام پاک میں اپنی تعریف فرمائی۔ موطا  
 امام مالک سے تفسیر خازن (صفحہ ۸۰ - جلد ۱) میں یہ حدیث نقل کی ہے  
 عن یحییٰ بن سعید اذہ سمع سعید بن المسیب یقول کان ابراہیم  
 خلیل الرحمن اول الناس ضعیف الضیف واول الناس قصل  
 شاربہ واول الناس رای الشیب قال رب ما هذا قال الرب  
 تبارک وتعالیٰ وقاراً یا ابراہیم قال زدتنی وقاراً یعنی ابراہیم علیہ السلام  
 وہ ہیں جنہوں نے سب سے اول مہمان کی مہمانی کی اور وہ ہیں کہ سب سے  
 پہلے سوچیں کتروائیں اور وہ ہیں جنہوں نے اپنے سفید بال دیکھے جن  
 کیا اے رب یہ کیا ہے فرمایا اے ابراہیم یہ وقار ہے۔ ابراہیم  
 علیہ السلام نے عرض کیا اے رب میرے وقار کو بڑھا۔ تفسیر خازن میں  
 نقل کیا ہے کہ وہ باتیں جن میں ابراہیم علیہ السلام کو آرمایا گیا ہے (اور  
 منجملہ ان کے یہ دو باتیں سوچوں کا کرنا اور وارہی بڑھانا بھی ہے)  
 ابراہیم علیہ السلام پر فرض تھیں اور ہمارے لئے مسنون ہیں اور یہ  
 دونوں عمل اعاجم کفار کی مخالفت کرنے کے واسطے ہیں کہ وہ وارہی  
 کترواتے تھے اور موچوں کو بڑھاتے تھے عبارت بلفظ یہ ہے۔  
 قيل كانت علی ابراہیم علیہ السلام فرضاً وہی لنا سنة  
 واتفقت العلماء علی انها من الملة واما محايها فقد قيل  
 اما قص الشارب واعفاء اللحية فمخالفة الاعاجم فانهم  
 كانوا يقصون لحاهم او يوفرون شواربهم او يوفرونهما  
 معاً وذلك عكس الجمال والنظافة الخ

حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نخبة الطالبین شریف ص ۱۵  
 میں فرماتے ہیں۔ فصل فی العشر الخصال الی فی الفطرة خمس  
 منها فی الرأس وخمس فی الجسد فالقی فی الرأس المضمضة



والاستنشاق والسواك وقص الشارب واعقاد اللحية والتمسك  
 في الجسد خلق العائنة وتنف الايط وتقليم الاظفار والاستنجاء  
 بالماء والختان الخ (خلاصہ ترجمہ) دس خصلتیں جن کا حکم اسلام میں  
 بجالائے گا ہے پانچ ان میں سے انسان کے سر کے متعلق ہیں اور پانچ  
 جسم کے متعلق۔ سر کے متعلق کلی کا وضو میں کرنا اور ناک میں پانی  
 ڈالنا اور مسواک کرنا۔ اور موچھوں کا کٹوانا اور دائرہ ہی کا چھوڑنا۔  
 جسم کے متعلق پانچ باتیں یہ ہیں مونے زیر ناف دور کرنا بغلوں  
 کے بال اکھاڑ دینا۔ ناخون لوانا پانی سے استنجا کرنا اور ختنہ کرنا۔  
 یہ دس احکام حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے جو بیان فرمائے  
 ہیں احادیث صحیحہ میں اسی طرح موجود ہیں۔ اصل فطرت اور شعار اسلامی

ﷺ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (جز اول - ضلع) میں  
 لکھتے ہیں۔ هذه الطهارات منقولة عن ابراهيم عليه السلام منذ اوله  
 في طوائف الامم الخيفية اشربت في قلوبهم ودخلت في جميع اعتقاداتهم  
 عليها عياهم وعليها مما تقسم عصر بعد عصر ولذلك سميت بالفطرة  
 وهذه شعائر الملة الخيفية ولا بد لكل ملة من شعائر يعترفون  
 بها ويؤخذون عليها ليكون طاعتها وعصيانها امرا محسوسا  
 واتما ينبغي ان يجعل من الشعائر ما اكثر وجوده وتكرار وقوعه  
 وكان ظاهرا وفيه فوائد جمة تقبله اذهان الناس اشد قبول-  
 ترجمہ۔ یہ طہارتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہیں۔ اور اہم خنیفہ کے  
 گروہوں میں متداول ہیں۔ اور ادن کے دلوں میں رچ گئی ہیں اور ان کے  
 بچے اعتقاد میں داخل ہو گئی ہیں۔ انہیں پر ان کا جینا اور انہیں پر ان کا مرنا  
 ہے۔ اور اسی واسطے ان کو فطرت کہتے ہیں اور یہ (بقیۃ حاشیہ صفحہ ۱۷)



اور وضع مسلمانوں کے مطابق یہی ہیں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام  
 علماء باوقار اور فقہاء و مہدائے عمل انکے بجالانے پر رہا ہے انکو بدنامی اور  
 ان کے خلاف عمل کرنا اسلامی وضع کو دیدہ و وارثہ چھوڑ دینا ہے۔  
 خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ دَاۤیْمًا قَوْمًا حَتّٰی يُغَيِّرُوْا اَمْرًا بِاَنْفُسِهِمْ  
 خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں  
 اس آیت کی تفسیر مدارک میں اس طرح کی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ  
 حَتّٰی يُغَيِّرُوْا اَمْرًا بِاَنْفُسِهِمْ مِنْ اَحَالِ الْجَمِيَّةِ تَبٰرَكَ  
 الْمُحَاسِبِ یعنی اللہ کسی قوم کی عافیت اور نعمت کو نہیں بدلتا جب تک وہ  
 زیادہ گناہ کر کے اپنا اچھا حال نہ بدلیں۔

پس براہِ انِ اسلام اپنی حالت اسلامی اور وضع ایمانی کو بدکار  
 موردِ خطاب رب الارباب نہ بنیں ظاہر و باطن کو پیروی سید الانام علیہ  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تزیین اور پاک رکھیں اور خداوند عالمین سے  
 بھلائیوں اور اقسام اقسام نعمتوں کے امیدوار رہیں کیونکہ اُس نے وعدہ فرما  
 لیا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ اَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اَسْخَرْتُ اَعْدَاءَكُمْ  
 لَشَدِيْدٍ اے بندو اگر تم میری نعمتوں کے شکر گزار رہو گے اور

(بقیہ حاشیہ) ملتِ حقیقہ کے شعائر یعنی نشانیاں ہیں۔ اور برکت  
 کے لئے شعائر کا ہونا ضروری ہے کہ جن کے ساتھ لوگ پہچانتے یا پیش - اور  
 جن کے خلاف کرنے پر اُن کو گرفت کی جائے تاکہ ان شعائر کی طاعت اور اپنی  
 نافرمانی ایک امر محسوس ہو۔ اور وہ چیزیں شعائر قرار دی جائیں جو بکثرت  
 ہوں اور جن کا وقوع بار بار اور ظاہر ہو۔ اور اُن میں بڑے فائدے ہوں  
 کہ لوگوں کے ذہن اُنکو اور چیزوں سے زیادہ قبول کرنے والے ہوں۔ ۱۲۔



فرمان بردار بنو گے تو زیادہ نعمتیں دوں گا اور ناشکری کرو گے تو  
جان لو میرا عذاب سخت ہے + و هذا آخر الکلام فی هذا  
الکلام - وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا ظَاهِرًا وَاٰبَاطًا و  
صَلَّى اللّٰہُ عَلَی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

کتبہ العبد العاصی

مشتاق احمد حنفی چشتی صابری انبھٹوی

عفا اللہ عنہ مقیم ریاست کنبھون

۱۳- ذی قعدہ ۱۳۵۵ھ

ضمیمہ محشی

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۹

استادنا علامہ مدظلہ العالی علی رؤس المسترشدین نے  
صفحہ ۹ پر بحوالہ طبقات ابن سعد ایک طویل حدیث میں سے چند الفاظ  
حسب ضرورت رسالہ حکام الحجی سے نقل کئے ہیں۔ بوجہ طوالت

ہم اسے وہاں نقل نہیں کر سکے۔ لہذا حسب وعدہ یہاں پورا قصہ  
و لا مل حافظ ابو نعیم (متوفی ۳۸۰ھ) سے نقل کیا جاتا ہے۔

### وہی ۱۱۱۱

حدثنا جبيب بن الحسن قال ثنا محمد بن يحيى بن سليمان قال ثنا احمد  
بن محمد بن ايوب قال ثنا ابراهيم بن سعد عن صالح بن كيسان قال  
قال ابن شهاب اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس  
اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بكتاب الى كسرى فلما  
قرأه مزقه قال ابن شهاب فحيث ان ابن المسيب قال قد دعا  
عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمزقوا كل مرق قال  
محمد بن اسحاق وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن  
حذافرة بن قيس بن عدي بن سعيد بن سهم الى كسرى ابن مزمل  
فارس وكتب معه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الذي  
بلاى الى كسرى عظيم فارس سلام على من اتبع الهدى وأمن بالله  
ورسوله وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده  
ورسوله ادعوك بدعاية الله فأتى انار رسول الله الى الناس  
كافة لا نذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين فأسلموا  
فان ابيت فان اثم الجوس عليك فلما قرأ كتاب رسول الله صلى  
عليه وسلم شققه وقال يكتب الى بهذا الكتاب وهو عبدى  
قال محمد بن اسحاق فبلغنى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قال مزق ملوك حين بلغته شق كتابه ثم كتب كسرى الى باذان هو

۱۱۱۱ وہی مذکورۃ فی کامل لابن اثیر و تارخ ابی الفدا  
و السيرة الحلبية وغيرها من الكتب - ۱۱۲



على اليمن ابعت الى هذه الرجل الذي بالجحاز من عندك رجلين جليدين  
 يتباني به فبعث يا ذار تهم مانه وهو ابا بوة وكان كاتباً حاسباً  
 بكتاب ملك فارس وبعث معه رجل من الفرس خرخسرو وكتب  
 معها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا مرة ان ينصف معهما الى كسرى  
 وقال ابا بوة: يا لك انظر ما الرجل وكلمه واستنى بخبرة فخر جاحته قد  
 انتاف فوجد رجالاً من قریش في ارض الطائف فسألاهم عنه فقلوا  
 هو بالمدينة واستقشوا بهما وفرحوا وقال بعضهم لبعض انبشروا  
 فقد نصب كسرى ملك الملوك وكفيتم الرجل فخر جاحته قد ما  
 الى المدينة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فكله  
 ابا بوة وقال ان شاهان شاه ملك الملوك كسرى كتب  
 الى الملك يا ذان يا مرة ان يبعث اليك من ياتيك به و  
 قد بعثني اليك لتتطلق معي فان فعلت كتب فيك الى ملك  
 الملك بكتاب يشك ويكف به عنك وان ابیت فهو من  
 قد علمت وهو مهلكك ومهلك قومك ومخرّب بلادك وقد  
 دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد حلقاهاهما  
 واعقيا شواي بهما فكه النظر اليهما وقال ويلكما من  
 امركما بهذا قالوا امرنا بهذا ربنا يا نبيك كسرى فقال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لكن ربّي قد امرني يا عفاء  
 لحيتي وقص شاربي شمر قال لهما ارجعا حتى تاتيا في غدا واتني  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم الخبر ان الله عز وجل قد سلط  
 على كسرى ابنه شيرويه فقتله في شهر كذا وكذا في ليلة كذا وكذا  
 اخذة ما مضى من الليل سلط عليه ابنه شيرويه فقتله فقال لا

هل قدرى ما تقول قد تقمنا منك ما هو يسيرا يسر من هذا  
فكتب بهذا عنك ونخبر الملك قال نعم اخبراه ذلك عني  
وقولا ان ديني وسلطاني سيبلغ ما بلغ ملك كسرى وينتهي  
الى منتهى الخف والحافر وقولا له انك ان اسلمت اعطيتك  
ما تحت يديك وملكتك على قومك من الابناء ثم اعطى  
خرجس وامنطقة فيها ذهب وفضة كان اهداهما بعض  
الملوك فخرجا من عنده حتى قدما على باذان واخبراه الخبر  
فقال والله ما هذا بكلام ملك واقى لارى هذا الرجل  
نبيا كما يقول ولتنظرون ما قد قال فلئن كان ما قال  
حقا ما فيه كلام الله لنبي مرسل وان لم يكن فسنرى فيه  
رأينا فلم ينشب باذان اذ قد مر عليه كتاب شيرويه -  
اما بعد فاني قد قتل كسرى ولم اقتل الا غضبا لفارس  
لما كان قد استحل من قتل اشراقهم وتجهير بعوثرهم فاذا جاءك  
كتابي هذا فخذلى الطاعة من قبحك وانظر الرجل الذي كتب  
اليك كسرى فيه فلا تهيج به حتى ياتيك امرى فلما انتهى  
كتاب شيرويه الى باذان قال ان هذا الرجل لرسول فاسلم  
واسلمت الابناء من فارس من كان منهم باليمن فكانت حير

(بقية نشيد) النظامية الكائنة بمحروسة حيدر آباد  
الدكن - ولكن سقط ههنا شيء - وحق العبارة ان تكون  
هكذا فلما عُدَّ واعليه اخبرهما رسول الله صلى الله عليه  
وسلم بان الله قد سلط على كسرى ابنه شيرويه فقتله في  
ليلة كذا من شهر كذا بعد مضي من الليل كذا والله اعلم بالصواب



تقول لخر خس وذو المعجزة للمنطقة التي اعطاه رسول الله صلى الله عليه وسلم والمنطقة بلسان حمير المعجزة فنبوة اليوم ينسبون اليها خر خس وذو المعجزة وقد كان قال ابا جوة لبازان ما كلمت اهدب عندي منه فقال له بازان هل معه شرط قال لا (دلائل النبوة للخواطر ابى العليم الاصبها في المتوفى في العشرة من المحرم سنة ثلاثين واربع مائة الجزء الثاني - ص ۲۲-۲۳)

### ترجمہ

حدیث کی ہم کو حبیب بن حسن نے کہا حدیث کی ہم کو محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے۔ کہا حدیث کی ہم کو احمد بن محمد بن ایوب نے۔ کہا حدیث کی ہم کو ابراہیم بن سعد نے صالح بن کیسان سے۔ کہا صالح نے کہ کہا ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھے کہ عقیبہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ ابن عباس نے خبر دی اُس کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط کسرے (پر ویز) کی طرف بھیجا۔ جب کسرے نے اُس کو پڑھا۔ تو اُسے پھاڑ دیا۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابن مسیب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن (کسرے اور اُس کے اتباع) پر بددعا فرمائی کہ وہ پورے طور سے پارہ پارہ کئے جائیں (اور ہلاک ہوں)۔ محمد بن اسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو کسرے بن ہرمز شاہ فارس کی طرف بھیجا تھا۔ اور اُسے اپنا بیہ خط مبارک دیا تھا۔

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ نبی امی کی جانب سے کسرے رئیس فارس کی طرف۔ سلام ہو اُس شخص پر جس نے

راہِ راست کی پیروی کی ہے اور اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لایا ہے اور اس امر کی شہادت دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بحق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں تجھ کو اللہ کی دعوت کی طرف بلاتا ہوں کیونکہ میں تمام لوگوں کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ ڈراؤں اس کو جو زندہ (یعنی عاقل یا علم الہی میں مومن) ہے اور تاکہ کافروں پر کلمہ عذاب ثابت ہو جائے۔ پس تو اسلام لا تاکہ عذاب سے سلامت رہے۔ اگر تو نے انکار کر دیا۔ تو مجھ سے آتش پرستوں) کا گناہ تجھ پر ہو گا۔“

جب کسرے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھا۔ تو اُسے پھاڑ ڈالا اور کہا وہ میری طرف ایسا خط لکھتا ہے حالانکہ وہ میرا غلام ہے۔ محمد بن اسحاق نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ کسرے نے آپ کے خط کو پھاڑ ڈالا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس کا ملک پارہ پارہ ہو جائے۔ پھر کسرے نے باذان کو جو اُس کی طرف سے یمن کا حاکم تھا لکھا کہ حجاز میں جو شخص ظاہر ہوا ہے اُس کی طرف اپنے ہاں سے دو چست و چالاک آدمیوں کو بھیج دینا کہ وہ اُسے میری خدمت میں حاضر کر دیں۔ پس باذان نے اپنے قہرمان (خزانہ دار و حاکم) ابابوہ نام کو جو کاتب و حاسب تھا شاہ فارس کا خط دیکر بھیجا۔ اور اہل فارس میں سے ایک اور شخص خر خسرو نام کو اس کے ساتھ کر دیا۔ اور دونوں کے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحری حکم بھیجا کہ آپ ان دونوں کے ساتھ کسرے کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ اور ابابوہ سے کہا۔ اے خرابی تیری۔ اُس شخص (حضرت محمد) کو دیکھنا اور اُس سے کلام کرنا۔ اور میرے پاس اس کی خبر لانا۔



پس وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ طائف میں آئے۔ شہر طائف میں  
 انہوں نے قبیلہ قریش کے چند شخص دیکھے۔ اور اُن سے اُس شخص  
 (حضرت محمدؐ) کی بابت دریافت کیا۔ قریشیوں نے کہا کہ وہ مدینہ  
 میں ہے اور ان دونوں سے بہت خوش ہوئے۔ اور ایک نے دوسرے  
 سے کہا کہ خوش ہو کیونکہ شہنشاہ کسرے اُس کا دشمن ہو گیا ہے اور تم اُس کی  
 تکلیف سے بچ گئے۔ پس وہ وہاں سے چلے یہاں تک کہ مدینہ میں رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ ابابوہ نے آپ سے کلام کیا اور کہا  
 کہ شہنشاہ (ملک الملوک) کسرے نے شاہ باذان کو لکھا کہ آپ کی طرف  
 ایسے شخص کو بھیج دے جو آپ کو کسرے کے پاس حاضر کر دے۔ اس لئے  
 باذان نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ میرے ساتھ چلیں۔ اگر آپ نے  
 ایسا کیا۔ تو باذان آپ کے حق میں شہنشاہ کی طرف ایسا خط لکھ دے گا  
 جو آپ کو مفید ہو گا اور جس کے سبب کسرے آپ کو تکلیف دینے سے  
 باز رہیگا۔ اور اگر آپ نے انکار کر دیا۔ تو آپ اُسے (یعنی باذان کو)  
 جانتے ہی ہیں۔ وہ آپ کو اور آپ کی قوم کو ہلاک کر دے گا۔ اور آپ کے  
 شہروں کو خراب و تباہ کر دے گا۔ ابابوہ اور خضر و رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں اس ہیئت میں آئے تھے کہ اُن کی ڈاڑھیاں منڈی  
 ہوئی اور موچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ آپ نے اُن کو کراہت کی نظر سے  
 دیکھا اور فرمایا۔ اے خرابی تم دونوں کی تم کو کس نے اس ہیئت کا  
 حکم دیا ہے۔ وہ بولے کہ ہمارے رب یعنی کسرے نے ہمیں ایسا کرنے کا  
 حکم دیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن میرے  
 رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اپنی ڈاڑھی بڑھاؤں اور اپنی موچھیں  
 کٹواؤں۔ پھر آپ نے اُن سے فرمایا کہ جاؤ۔ کل بھر آنا۔ اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ خبر آسمانی آگئی کہ اللہ عز و جل نے کسرے پر



اس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کر دیا۔ اور اُس نے پرویز کو فلان مہینے  
 فلان رات اتنی گھڑیاں گزرے قتل کر دیا۔ پس جب دوسرے روز  
 وہ آپ کی خدمت اقدس میں آئے تو آپ نے اُن کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ  
 نے کسرے پرویز پر اُس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کر دیا۔ اور اُس نے  
 پرویز کو فلان مہینے کی فلان رات اتنی گھڑیاں گزرے قتل کر دیا۔ یہ  
 سنکر انہوں نے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں جو فرما رہے ہیں یہ ہمیں آپ کی  
 یہ بات بلکہ جو اس سے بھی آسان ہونا پسند ہے۔ ہم آپ کی اس خبر  
 کو لکھ دیتے ہیں اور شاہ باذان کو اس کی خبر دے دیتے ہیں۔ آپ نے  
 فرمایا۔ بے شک تم اُسے میری اس بات کی خبر دو۔ اور اُسے کہہ دو کہ  
 میرا دین و ملک و ماں تک پہنچے گا۔ جہاں تک کہ کسرے کی سلطنت پہنچی ہے  
 اور جہاں تک کہ کسی انسان کا قدم اور چار پایہ کا پاؤں پہنچا ہے۔ اور  
 اس سے کہہ دو کہ اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تجھے وہ سب عطا کروں گا  
 جو تیرے دونوں ہاتھوں کے تحت میں ہے اور تیری قوم پر جو میں میں ہے  
 تجھے حاکم بنا دوں گا۔ پھر آپ نے خضر کو سونے چاندی سے جڑاؤ ایک پنگہ  
 عطا فرمایا جو آپ کو کسی بادشاہ نے بطور ہدیہ بھیجا تھا۔ اس کے بعد وہ  
 دونوں آپ سے رخصت ہوئے۔ یہاں تک کہ باذان کے پاس پہنچے۔ اور  
 اُسے وہ خبر سنائی۔ باذان نے کہا۔ اللہ کی قسم۔ یہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں  
 میری رائے میں تو یہ شخص نبی ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے۔ ہم ضرور اُس کے  
 قول کو دیکھیں گے۔ اگر اُس کا قول سچ نکلا۔ تو اُس میں کلام نہیں کہ وہ نبی و

مراد زرقانی علی الموابب میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے  
 فرمایا کہ تم اپنے بادشاہ کو خبر کر دو کہ میرے رب نے اُس کے رب کو آج کی رات سا گھڑی  
 گزرے قتل کر دیا۔ اور وہ شنبہ کی رات جمادی اولیٰ کے شنبہ کی دسویں تھی۔ ۱۲۰



رسول ہے۔ اور اگر اُس کا قول سچ نہ نکلا۔ تو ہم اُس کے بارے میں اپنی رائے  
 دیکھیں گے۔ پس کچھ دیر نہ لگی کہ باذان کے پاس شیروہ کا یہ خط پہنچا۔  
 اما بعد میں نے کسرے کو قتل کر دیا ہے۔ اور اس لئے قتل کیا ہے کہ وہ  
 فارس کے شریفوں کے قتل کرنے کو اور اُن کے لشکروں کو سرحد پر ٹھہرا  
 رکھنے اور گھر واپس آنے سے روکنے کو مباح سمجھتا تھا۔ جب تیرے پاس میرا  
 یہ خط پہنچے۔ تو اُن لوگوں سے جو تیرے تابع ہیں میری طاعت کا اقرار  
 لے۔ اور جس شخص کے بارے میں کسرے نے تیری طرف لکھا تھا۔ اُسے ہدایت  
 دے۔ اور نہ چھیڑ یہاں تک کہ تیرے پاس میرا حکم آئے۔ جب شیروہ کا خط  
 باذان کو پہنچا۔ تو اُس نے کہا کہ یہ شخص بے شک رسول ہے۔ اس طرح  
 باذان مسلمان ہو گیا۔ اور اہل فارس میں سے جو یمن میں تھے وہ بھی  
 مسلمان ہو گئے۔ قبیلہ حمیر کے لوگ خر خسرو کو اس پٹک (منطقہ) کے  
 سبب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بطور ہدیہ عطا فرمایا  
 تھا صاحبِ معجزہ کہا کرتے تھے۔ کیونکہ زبانِ حمیر میں منطقہ کے معنی معجزہ  
 ہیں۔ اور خر خسرو صاحبِ معجزہ کی اولاد آج تک اُس کو اس منطقہ کی  
 طرف منسوب کرتی ہے۔ اور ابابوہ نے (در یافت کرنے پر) باذان سے کہا  
 کہ میں نے کسی ایسے شخص سے کلام نہیں کیا جو میرے نزدیک اُس  
 (حضرت محمد) سے زیادہ ہیبت والا ہو۔ پس باذان نے اس سے  
 پوچھا۔ کیا اُس کے پاس پولیس کے سپاہی ہیں ابابوہ نے کہا۔  
 نہیں۔ انتہی ۰

کتبہ العبد المذنب النوری التوکل المیزنا لمصنف